

## اشد العذاب ، مصنفہ مرتضیٰ حسن دہلویؒ کا فہم تعلیم والہ العلوم

- ص ۴۔ توہین انبیاء، انکار ختم نبوت، دعویٰ نبوت، انکار ضروریات دین (مرزا کے پارکفر)  
(یہ اعتراف ہے کہ توہین نبی مطلقاً کفر، انکار ختم نبوت بھی مستقل کفر)
- ص ۵۔ عابد، زاہد، مبلغ اسلام ہونے کے باوجود بھی انبیاء کی توہین کرنے والا، ختم نبوت بمعنی آخر الانبیاء کا انکار کرنے والا، خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہنے والا، مسلمانوں کے نزدیک کافر و مرتد ہے۔
- ص ۶۔ ضروریات دین کا انکار کرنے، انبیاء کی توہین کرنے، پر کسی کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے۔
- ص ۹۔ مسلمان خوب سمجھ لیں کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں، حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکر ضروریات دین کو کافر کہا جائے، ورنہ کیا منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے۔
- ص ۱۰۔ منافقین بھی اہل قبلہ تھے، سیلہ کذاب بھی اہل قبلہ تھا، ورنہ پھر دیانند سرتی اور گاندھی جی نے کیا قصور کیا! بس حکم یہی ہے، مسئلہ یہی ہے آسمان ٹل جائے، یہ حکم نہیں ٹل سکتا، چاہے کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حکم سنا دیا ہے۔ تمہارا نفع اسی میں ہے کہ منافقین کو کافر و مرتد کہا جائے اللہ کا یہ حکم نہیں چھپایا جاسکتا۔
- ص ۱۱۔ یہ مذکر علماء ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں، چنانچہ علماء دیوبند کو بھی علماء بریلی کافر کہتے ہیں! اس کا جواب یہ ہے، بعض علماء دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خاتم النبیین نہیں مانتے، چوپائے مجاہدین کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے علم سے زائد کہتے ہیں، لہذا وہ کافر ہیں۔ تمام علماء دیوبند فرماتے ہیں کہ خاں صاحب کا یہ حکم بالکل سچ ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے، ملعون ہے۔ لہذا ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں، ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے، یہ عقائد بے شک کفریہ ہیں۔

ص ۱۲- اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علماء اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائوں کو کافر کہنا اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا، تو خان صاحب پر ان علماء کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔

ص ۱۴- جو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی تنقیص شان کرے اور آپ کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ جانتے اور آپ کے علم کو مجاہدین و صبیان کے علم کے برابر کہے، کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے۔

ص ۱۵- مرزا صاحب کی عبارات میں ختم نبوت کا اقرار ہے، عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم ہے۔ غرض کہ تعلیم ایمانی، عقلی اور مفصل ازبر ہے، مگر جب تک توبہ نہ دکھاتیں، توبہ نہ کریں، اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

فَلَقَدْ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ كَالْغُلَاظِ الْكُفَرِ لَكُنْتُمْ أَجْدَدَ سُلْطَانًا مِمَّنْ هُمْ أَهْلُ الْإِيمَانِ

مرزا غلام احمد قادیانی مسیحی و کتاب

نے اسلام کے شانے کا قصد کیا مگر نہ اسے قدرت نے حق کو ایسین ناکام کیا۔ اور وہ

نکاح کی حالت میں اپنے اقرار سے نفی موت مرے

جو کہ مرزا صاحب کے کفریات ان کے رسائل میں مندرجہ اور مسلمانوں کو استفادہ فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب

کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور بہت سے مرزائی وقت ہزار ہا لغو تاویل سے کام لیتے ہیں۔ اس وجہ

سے مسلمانوں کے نفع کے لئے مرزائی کفریات تو میں انبیاء علیہ السلام پر دعویٰ نبوت و رسالت شرعی و انکار

حق ہمارا دو دیگر ضروریات کو ایک جگہ میں کر دیا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کیلئے بہت مفید

نمازت ہوا۔ اس مسئلہ کا نام

## أَشَدُّ الْعَذَابِ عَلَى مُسِيئَةِ النِّجَابِ

از قصب

# دین مرزا مقرر خالص

یہ رسالہ میں مسلمان کے ہاتھ میں ہو گا خدا کے فضل سے کوئی مرزائی اس سے بات نہ کر سکے گا۔ اس فرقہ کا کفر

اور تہاد مرزائی اقوال سے آفتاب کی طرح روشن کر دیا ہے ہر مسلمان اس کو دور کر سکے گا

مطابق مندرجہ مطبع مجتبائی جدید دہلی

مطبع کا پتہ:- اختصار جنرل سٹوگاؤ شاہ موٹر لائیں پور

مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی

چاند پوری کی کتابت

اشد العذاب کے

چند صفحات کے نوٹ

جن سے ان کے فتوے

معلوم ہو سکیں گے۔

قادیانی ص ۳۴ پر

ملاحظہ ہوں۔



سے ہونا ہر عام اور خاص مسلمان جانتا ہے۔ غرض کسی ضروری دین کا انکار قطعی یقینی باتفاق کفر اور ارتداد ہے مگر توحید اور رسالت ہی کے انکار کرنے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا۔ بلکہ جو ضروری دین ہے اس کے انکار سے باتفاق امت ارتداد کا فرق ہوتا ہے۔ توحید اور رسالت کا انکار کسی تو موجب ارتداد ہی نہیں ہوتا ہے کہ وہ ضروریات

دین کے ہے۔ تو پھر اس میں اور دو سبب ضروریات دین میں کوئی فرق اس وجہ سے نہیں ہو سکتا جب کہ اسلام کی حقیقت تدقیق اور تسلیم اور اقرار ہے تو جو شخص توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین پر ایمان لے آیا ہے اور اس کو اس طرح تسلیم کر لیا ہے جیسے وہ ثابت ہونے میں، تو اب اگرچہ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو ضرور مومن ہے اور خاتمہ بالغیر ہو تو ضرور اس کو خدا کا ہے نجات حقیقی اور جنت ملے گی اور نہ جنت عہدی کا

مستحق ہے بخلاف اس بد نصیب کے کہ جو کافر ہونے سے پہلے اسلام میں ہندوستان یا چین میں یا کسی اور جگہ پر ہو کر کسی ایسی چیز کو شش و تمام یوں کہ اللہ تعالیٰ حقیقی مانا و اسلام ہی

عنایت فرمائے مگر اس نے اسلام و ایمان اور مسیح اور کوشش و سعی کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو ایمان دینا ہو اور اس نے اصل اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یعنی آخر انبیاء نہ جانتا ہو بلکہ تعالیٰ کو معاذ اللہ سمجھتا ہو یا بتا ہو

ایسا اس کی عادت بتاتا ہو اللہ تعالیٰ ایک جی اور قطعی خبر ہے کہ فلاں دن فلاں وقت یوں ہو گا اور وہ خبر بھی ایسی ہو گی ایک نبی کے دعوے نبوت کا سبب ہو مگر عارضہ وقت ہو مگر پھر باوجود غفلتوں میں کہ نہ ہونے کے کوئی شرط مقرر رکھے اور وہ غفلتی کر کے نبی کو معاذ اللہ رسوا کرے اور اس کی امت کو گمراہ کر دے اور یہی خداوند عالم کی عادت مشہور ہے اور ضروریات دین کا انکار کرے۔ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے اس کی مثل

ایسی ہے جس کو کسی دینا نہ کہنے نے کات لیا ہو اور اس کا نہ اس کے رگڑ ریشہ میں سرایت کر چکا ہو اور ترک نہ ہو چکی ہو تو ہم دنیا کو چاہے سیراب کر دے تمام ہندوستان کے دریا اور نہریں اسی کے قدیوں کے نیچے سے بہتی ہوں مگر اس بد نصیب کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہو سکتا۔ دنیا کو سیراب کرے مگر غرور و تشنگام ہی دنیا سے نصرت ہو گا۔ اللہ شہید ہو کہ خداوند تعالیٰ ہر اللہ جل جلالہ۔ دین کے کام کرنے سے معذور نہ ہونا چاہیے قابل لعن ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں: علیٰ ہذا القیاس کسی فاسق اور فاجر کو دیکھ کر اسے ذلیل اور بزدل نہ سمجھے جب کہ ایمان اس کے قلب میں موجود ہے۔

پیغمبر! قدیمو! اب بھی کہ مرتضیٰ صاحب اور مرزا محمد تقی، قادیانیوں، قادیانیوں، پنجاب میں کافر مسلمانوں کو کون بچا سکتا ہے، معاصی سے مناسبت نہیں بلکہ ایمان کی قدر ہے اور تمہاری نماز روزہ سے نفرت

اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے، احتیاط شک کی جگہ ہوا تو قطع اور یقین میں احتیاط نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک چیز دور سے دیکھ کر اس طرح سے نظر نہیں آتی اور شک ہے کہ شیر ہے یا انسان تو احتیاط کا مقتضی یہ ہے کہ گولی نہ ملے مگر جب قریب سے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے کہ شیر آتا ہے تو خود بھی جانتا ہے اور دور سے ہزار آدمی کہہ رہے ہیں کہ شیر آتا ہے مگر پھر بھی کسی صاحب گولی نہیں مانتا اور یہ فراتے ہیں کہ میں احتیاط کرتا ہوں کہ میں یہاں آدمی نہ ہو۔ تو یاد رہے کہ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوا کہ بے احتیاطی سے اپنی جان اور مسلمانوں کی جان بھردیا۔ یہ احتیاط نہیں ہے احتیاط بل ہے جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہو گیا تو اب اس کو کافر نہ کہنا خود ہے

احتیاطی سے کافر نہ کہنا ہوتا ہے۔ مثلاً مزہبی شخص علیہ السلام کو فحش کامیاں دین جو آگے نکلی جاتی ہیں اس کے بعد بھی کوئی شخص مزہب کو مسلمان ہی کہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ جیسے علیہ السلام کی تعظیم کرنا یا جیسی علیہ السلام کی توہین نہ کرنا اس کے نزدیک ضروریات اسلام سے نہیں باوجود جیسے علیہ السلام کے گالیں دینے کے بھی جب آدمی مسلمان ہو سکتا ہے تو حاصل یہ ہوا کہ اسلام نے گالیاں دینی اور زبیر علیہم السلام کی توہین کرنے کی اجازت دی ہے۔ حالانکہ نبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے۔ تو مزہب کو کافر اور مرتد نہ کہو خود ایک ضروری دین کا انکار کر کے کافر ہو گیا یا مشرک کوئی شخص یہ کہے کہ نماز بھیگانہ اور زکوٰۃ اور ذرا حج کچھ تسبیح نہیں اچھا اس کی کوئی اپنے نزدیک تاویل بھی کرے تو اب یہ شخص پوجہ ضروریات دین کے منکر ہونے کے کافر ہو گیا۔ مرتد ہو گیا۔ پھر بھی باوجود اس کے ایک شخص احتیاط کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مسلمان ہی کہو تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ یہ فرائض اربعہ اس کے نزدیک فرض نہیں ان کی فرضیت کا انکار ضروریات دین سے نہیں حالانکہ ان کو فرض جانتا ضروریات دین سے ہے۔ تو اب اس کی احتیاط کا حاصل یہی ہوا کہ اس نے چار ضروریات دین کا انکار کیا اور خود کافر اور مرتد ہو گیا۔ ورنہ اس کے معنی کیا کہ یہ چیزیں تو ضروریات دین سے ہوں مگر منکر کافر نہ ہوا اور مسلمان باقی رہے۔

جیسے کسی مسلمان کا اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا یا سیرت کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بتا دیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے اس مسئلہ کو مسلمان خوب بھی طرح سمجھ لیں مگر رک سمجھنا احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہوا جو ضروری دین ہوا سے کافر کہنا ہے بلکہ یقیناً توحید و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے یا چون وقت قبلہ کی طرٹ نماز نہ پڑھتے تھے۔ مسئلہ کہ انہیں غور و معائنہ نبوت اہل قبلہ نہ تھے انہیں بھی مسلمان کہہ گئے۔ اہل قبلہ کے یہی معنی ہیں کہ تمام ضروریات دین کو



نہیں اگر یہ نتیجہ صحیح ہے تو تمام دنیا کا مسیحا ہو جائیگا کوئی عالم کیسا ہی قابلِ درخوش نیت ہو مگر اس شخصیت  
میں کیا غلطی سن ہو سکتی پولیس کے جتنے چالان ہیں کیا سب صحیح ہی ہوتے ہیں اور جس قدر چالان صحیح ہوں ان میں کیا حکم  
کوئی اور کوئی شخص ہی ہے تو اب اس بت پر تمام مدعا ش جو یہ لکھ رہا ہو جائیگا کہ بعض حکام غلطی کرتے ہیں بعض وہ  
نیت ہوتے ہیں بعض چالان پولیس کے صحیح ہوتے ہیں بعض غلط۔ لہذا چارہ یہ مدعا ش جس سے جو کسی مدعا ش  
کو میں اور ان کو کوئی سرزنش نہ دی جائے اور پولیس کا کوئی چالان قابلِ توجہ نہ رہے۔ جسکو پولیس چور کہے اسکو مجھ  
محدث اور وہی کہا جائے جیسے دنیا میں تمام اس کی جانچ ہوتی ہے اس طرح خود نکو بھی ان کی اصول پر گن لو  
مگر صحیح ہو تو انور نہ غلط ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی غلطی یا بد نیتی سے تمام دنیا کے علماء کے صحیح فتاوے  
میں قابلِ قبول نہ رہیں مگر ایسا ہو تو قیامت برپا ہو جائے نہ دین سے نہ دنیا۔ کیا کوئی شخص سید کذاب اور  
مرزا غلام احمد صاحبِ اودان کے امثال کو دیکھ کر یہ کہہ سکا کہ جو مدعی نبوت ہے۔ وہ ساذغہ عظیم علیہ السلام ہی جیسے  
تھے سلسلہ نبوت ہی کو خطبتا کر تمام دین سے بکدوش ہو جائیگا۔ سید اسد علی مرزا جی بابِ ہدایت وغیرہ کے  
جھوٹے دعوے نبوت سے سب ایمان نبوت مٹوا دے اور غیر قابلِ شمار تھوڑا ہی ہو سکتے ہیں دنیا میں  
جھوٹ سچ دونوں ہی میں مگر جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ غرض یہ خدا ایک ہوتا نہ خدا ہی مسکو کوئی اپنا صاحبِ نظر  
الفاظ نہیں دیکھ سکتا۔ مرزا غلام احمد صاحب کے تمام یہ متصان کافر تہذیبوں کے عقائد مطلقہ کو لکھ کر پھیرا  
ہوئے کسی کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، انہرے کفر کا فتویٰ دیکھو ہے وہ بالکل صحیح ہے انہیں  
توبہ کرنی چاہیے۔ یہ غلط میلہ مفید نہیں۔

یہ خدا کا ایک بندہ ہے کہ لکھ کر دے کہ میں ہجرت مرزاں جب بیتِ تلک اور عاجز ہوتے ہیں کہ میں کما حقہ دیوبند ہوں  
خداوند کو بھی اطلاع برائی کافر کہتے ہیں غور۔ ہندوستان میں ہر کہ اسلام کو خیر و برکت لائے اور کفر کو عینِ لعن و لعن لکھ کر  
میں لکھ بھی تو مولیٰ احمد صاحب ان کے ہم میل کافر کہتے ہیں تو کیا عداوت دیوبند کفر میں۔ مگر وہ کافر نہیں تو  
پھر مرزاں کیوں کافر ہیں اس کا جواب بھی خوب توجہ سے سنا لینا چاہیے۔ طمان دیوبند کی تکفیر اور احمد صاحب اور مرزاں  
کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

بعض علماء دیوبند کو خان بریلوی سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے چوہانے  
جہانین کے علم کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) علم کہ برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) علم سے ناز  
کہتے ہیں لہذا وہ کافر ہیں تمام علماء دیوبند فرماتے ہیں کہ خاندانِ بگ یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہرگز ہے



مخوف ہے لہذا ہم بھی اسی قسم پر متعارف تھے جس جگہ ایسے زمرہ میں کو جو کافر نہ کہ وہ خود کافر ہے یہ عقاید جیسا کہ کفر یہ  
عقائد میں مگر خالص صاحب کے قریب اکثر بعض علماء دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں یہ غلط ہے افراسے بیان ہے  
جب ہم ان عقائد کو کفر قرار دیتے ہیں تو ہم اس کے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں۔ نہ یہ کہات کفر یہ ہم نے کہے انہ ہمارے  
بزرگوں نے نہ ایسے معنایں خشیتہ ہمارے کتاب میں آئے ہیں تو ایسے شخص کو جس کا یہ اعتقاد مو قطعاً کافر جانتے ہیں مدین  
وہ عبارت میں کی طرف ان معنایں خشیتہ کو مضموم کرتے ہیں ان کا مطلب صاف ہے جو ان معنایں کے بالکل مخالفت  
ہے۔ اب یہ سوال کہ پھر خالص صاحب نے ایسا لکھوں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تیرہ سو سالوں کی عمر میں کفر ہی کفر ہی  
ہی ہونے کے مدعی تھے۔

مشاہیر مدار محمد دہلوی کا حال تھا کہ مرزا صاحب نے تمام مدعیے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا خالص صاحب  
نے اپنے تمام مخالفین کو کافر کہا اذہ العباد ہو انہیں جو شریک ہو جو اس کا ممبر ہو جو کسی مذہبی سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ  
سب کافر ہو وہی وہ کافر غیر قطعاً کافر یہ بھی سب کافر غرض جو انکا ہنسیاں ہیں وہ کافر تھے کہ خود کافر مرید کافر ان کے  
پر یہی کافر کفر کی حدیں کن ہی جو ہوں مگر نہ بے یقین میں شریک نہ ہوئے تحریک خلافت میں شریک نہ ہوئے بلکہ  
جو شریک ہو وہ کافر اب میں زیادہ کہ عرض نہیں کرتا۔ سمجھنے والے خود سمجھیں کہ جو ام مسلمانوں کی بیہودگی کا ہوا  
خالص صاحب کے کفر سے دوسرے عقیدہ ایسی نہیں ہو سکتی جو اباباری صاحب ایک سو ایک وجہ سے کافر اور جب مولوی مدیست  
مدینا نقی شاہ جہاں پوری سے لٹکے ہوئے تو دو چار وجہ بھی لٹکے ہوئے کسی کی روٹیں داروغہ جہیز کی جو تشریف لائے مقتدر  
مرید ہیں وہ اب جو کہ ہے میں وہ معلوم ہے غرض کوئی محبوب ہی اس پر وہ زنگاری میں بڑے بڑے مدار جھوٹے محمد  
ایک ہی عقل کے بنے معلوم ہوتے ہیں کسی ایک ہی برو کے تیر کے شکار ہیں دونوں کی غرض یہی معلوم ہوتی ہے کہ دنیا  
میں کوئی نہ کھا دے تاکہ کوئی مسلمان نہ رہے لہذا جیسے مسلمان میں معلوم ہے ان حقایق کی تشریح دیکھیں ہوتو ملاحظہ ہو۔  
عبد اللہ بن علی بن قویہ قولہ اخبار و تکریم الخواطر مما افق فی ائینہ الا کاہر۔ تو صحیح البیان فی حفظ الایمان  
تلم لوتین من تقوا علی الصلحین۔ الختم علی لسان العظم وغیرہ یہ مسئلہ تو بیان نہیں آگیا ہے۔

اصل بات یہ عرض کی تھی کہ بریلوی کفر اور کلمائے اسلام کا مرزا صاحب اور زمرہ ایوں کو کافر کہتا ہیں زمین و آسمان کا  
فرق صاحب بھر کسی سکون پر لاندہ اگر خالص صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ  
انہوں نے نہیں سمجھا تو خالص صاحب نے ان علماء دیوبند کی کفر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے  
جیسے علماء اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفر یہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے



تو اب علیہ السلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر متدکینا دمن ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہیں  
چاہے وہ ہوساں کون یا قہنی غیر مدعیہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

اب جیسے علانے دیونہ کہہ رہی ہیں کہچہ رسوا (اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یعنی امرا و نبیاء نہ کہے کسی کو بھی منصب  
نبوت کا ملنا شرعاً جائز ہے۔ قطعاً کافر ہے، ہم بھی مرزا صاحب کے کھوا اور وہ مرگئے تو خود کہہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہو جو نہیں ہو سکتا جو علی نبوت شرعیہ حقیقیہ ہو یا کسی کو نبی کہے وہ کافر ہے  
پھر ہم سے کہنا تم کہتے ساتھ میں کوئی آنکھ میری تو نہیں دیکھ لے اس صورت میں مرزا جی تو ساتھ سے جلتے ہیں  
مگر اسلام میں ہے مگر مرزا صاحب کو کافر کہنا ہو گا۔ جیسے علانے دیونہ کہہ رہے ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی تعظیم میں شکی کرے آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم علم شیطان یعنی کوزیادہ کہے یا آپ کے صلی اللہ علیہ  
وسلم علم کے زبیر صبیان و مجاہدین و باطل کو کہے وہ کافر ہے ترہ ہے عین ہے مین ہے نفیر عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم

الحق میں زیلہ کیا سنی آپ کے علم کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوی سے کسی کے علم کو نسبت ہی نہیں ہو سکتی  
کہہ دیکھ جو جنسی اللہ اسلام کی تو میں کرے انھیں گاہیں جسے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تعظیم میں کرے اس سے  
مسلمات کرے وہ کافر ہے ترہ ہے مرزا صاحب نے بیشک جسے یہ مہم کو لکھیں دیں اور انبیاء علیہم السلام کی تو میں

کی لہذا مرزا صاحب بیشک کافر ترہ معلوم مین ہی ہیں کہ اس کی ہمت ہے اگر نہیں تو پھر طلب دیونہ سے  
تہیں کیا واسطہ ہو کہے مسلمان تم کہے کافر ترہ۔ غضب ہو ہے جو وہ کافر ترہ نامہ کہنے جاتے ہیں تم ان کو کافر  
ہی نہیں جانتے تم تو ان کو میں ایمان کہتے ہو۔ ختم نبوت کا انکار کر کے گفتگو کرتے ہو قرآن و حدیث سے تھانے

نبوت کو ثابت کرتے ہو۔ مرزا علی نبوت کو مجہد۔ محض۔ دلی۔ مسیح موعود کیا کہتے ہو، مرزا صاحب  
سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو عیسیٰ علیہ السلام سے فضیلت دیتے ہو تو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ  
میں کیا خدا نے اسکے رسول نے مسیح موعود کو اسکے کارناموں کی وجہ سے مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیا تو پھر

یہ شیطانی دوسرے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو ان سے افضل کیوں قرار دیتے ہو۔ جب ان سے کہا جاتا  
ہے کہ تم نے یہ کیا تو جواب کہتے ہیں کیا نبیاء بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے محمد پر کوئی ایسا اور مہم نہیں جو پہلے  
انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے، غرض جو لازم لگایا گیا اس سے انکار نہیں بلکہ اقرار کے ساتھ اس کو میں ایمان

بتایا جاتا ہے اب تو معلوم ہو گیا کہ علانے دیونہ کی تکفیر میں اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا  
فرق ہے، علانے دیونہ جن امور کی بناء پر کافر بتاتے جاتے ہیں وہاں سے بری ہیں، انکو کفر نہیں فقط رکھتے



ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفریہ اقوال کفریہ کو تسلیم کرتے ہیں انکا اقرار کرتے ہیں ان کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور جو کہیں کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل تاویل کلام یا لایر مٹی پہ قابو ہے ایک جگہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوسرا کلام اس کی تفسیر کرتا ہے یہاں سے عاجز ہیں مگر ایمان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو سمجھنا نہیں کہتے اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہدایت اور مسلمانوں کو استقامت عطا فرمائے ابھی تک بغیر شک و شبہ مسلمان اس سے ناواقف نہیں کہ ان سرسبز کفریات کو بھی دیکھ کر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں

ایک بات اور قابلِ ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات مرزا صاحب کی پیش کرتے ہیں۔  
 جنہیں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت مثل کافر ہے مگر اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ان کے پیٹ سے کافر تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ وہ جال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو یہی عبارات بغیر نہیں جتنک کوئی ایسی عبارت نہ دکھادیں کہ میں نے جو ظلال معنی ختم نبوت کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی حقیقی نہ ہو گا یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو ظنون جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں سورہ نہ ویسے تو مرزا صاحب اور مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں ہی وجہ سے مسلمان دھوکہ مریا جاتے ہیں کہ یہ تو ختم نبوت کے بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں مشرک جسد پر بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام آہستہ بالآہستہ اور ایمان بھل کر درمیان میں کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن بعضہ نہیں جو قرآن و حدیث نے بتائے ہیں بعضوں کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کر کے کفر کی بنیاد ڈالی ہے لہذا جو مرزا صاحب اور مرزائیوں کی مکمل جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب اور ان کے اوتاب کے چند اقوال ملاحظہ فرمائیے اور نہ تنبیہ کی جائے تو معلوم اور کشفہ راہیے کفریات بھرے ہوں گے۔

جیلہ میں اسلام کی خطرات میں عرض ہے کہ اس عاجز و محتاج الی رحمت اللہ الغفار کے لئے اور جیلہ میں اسلام کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور خاتمہ بالغیر فرمائے۔ آمین۔

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تو اس سطح میں بغیر تعالیٰ پورے آگئے ہیں رہا ختم نبوت و دعویٰ نبوت سو بیجا بیسوں کیلئے تو مرزا صاحب کی یہ عبارات ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب